الجواب حامداومصليا

مفقود پر کب موت کا حکم لگایا جائے گا؟ یعنی کب یہ کہا جائے گا کہ مفقود کا انتقال ہو چکا، اوراب اس کی میراث تقسیم کی جائے؟ اس سلسلہ میں قرآن وحدیث میں کوئی خاص مقدار یا خاص مدت کا ذکر نہیں، اس لئے فقہاء کرام رحمہم اللہ تعالی کا اس میں اختلاف ہو گیا، اور تقریبا فقہ حنفی میں سات تک اقوال پہنچ رہے ہیں، جن کا خلاصہ درج ذیل ہے:

۱۔ سوسال (ابو یوسفؒ)

۲۔ ایک سوبیس سال (روی الحسن عن ابی حنیفۃؒ)

۳۔ موت الاقران فی بلدہ (ظاہرالروایۃ)

۴۔ مفوض الی رأی القاضی

۵۔ نوے سال (مختار الشیخ الامام ابو بکر محمد بن حامدؒ)

۶۔ ساٹھ سال (مختار المتاخرین)

۷۔ غیر مقدر بشئی (قالہ الامام شمس الائمۃؒ)

۸۔ ستر سال (مختار صاحب فتح القدیر)

اس میں اصل ظاہر الروایہ ہی ہے، یعنی ''موت الاقران'' تاہم ایک آدمی کی عمر عادۃً کتنی ہوتی ہے، اور اس کے اقران کب ختم تصور ہوں گے، اس میں اجتہادی اقوال سامنے آگئے، ان میں بھی زیادہ تر مشہور قول نوے سال کا ہے، اور جامعہ دارالعلوم کراچی کے دارالافتاء سے اسی کے مطابق زیادہ تر فتوے جاری ہوئے ہیں، جیسا کہ درج ذیل نمبرات کے فتاوی میں ہے:

۴۷/۲۱۸

۲۳/۲۴۴

۳۱/۳۰۱

تاہم چونکہ مذکورہ ''تقدیر'' کوئی منصوص نہیں، نیز متفق علیہ بھی نہیں، بلکہ ظاہر الروایہ بھی نہیں، اس لئے اگر کسی جگہ کوئی قاضی یا جج اس قول کے خلاف فیصلہ کرے، تو وہ فیصلہ نافذ ہونا چاہئے، جبکہ ایک معتد بہا مدت گزر چکی ہو، اور جس سے غالب یہی ہو کہ اب مفقود زندہ نہیں ہوگا،

←

Scanned by CamScanner

عنوان
تبویب

نام و پتہ مستفتی

... فقہی عبارات منسلک ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

عصمت اللہ عصمہ اللہ
دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی ۱۴
۳۰/۸/۵ ھجری

الجواب صحیح
بندہ ...
نائب مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی ۱۴
۱۵-۹-۱۴۳۰ھ

الجواب صحیح
بندہ محمد تقی عثمانی عفی عنہ
۱۲-۹-۱۴۳۰ھ

(وَحُكِمَ بِمَوْتِهِ بَعْدَ تِسْعِينَ سَنَةً) لِأَنَّ الْغَالِبَ لَا يَعِيشُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ وَهُوَ مَرْوِيٌّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْفَضْلِيِّ وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ مُحَمَّدِ بْنِ حَامِدٍ وَأَبُو يُوسُفَ قَدَّرَهُ بِمِائَةِ سَنَةٍ وَرَوَى الْحَسَنُ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ أَنَّهُ قَدَّرَهُ بِمِائَةٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً وَفِي ظَاهِرِ الرِّوَايَةِ أَنَّهُ مُقَدَّرٌ بِمَوْتِ الْأَقْرَانِ فِي بَلَدِهِ لِأَنَّ الرُّجُوعَ إلَى أَمْثَالِهِ فِيمَا تَقَعُ الْحَاجَةُ فِيهِ إلَى مَعْرِفَتِهِ طَرِيقُ الشَّرْعِ كَقِيَمِ الْمُتْلَفَاتِ وَمَهْرِ مِثْلِ النِّسَاءِ فَإِذَا لَمْ يَبْقَ أَحَدٌ مِنْ أَقْرَانِهِ دَلَّ ذَلِكَ عَلَى مَوْتِهِ فَحَكَمَ بِمَوْتِهِ لِأَنَّ بَقَاءَهُ بَعْدَ أَقْرَانِهِ نَادِرٌ وَمَبْنَى الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ عَلَى الْغَالِبِ لَا عَلَى النَّادِرِ وَالْمُخْتَارُ أَنَّهُ يُفَوَّضُ إلَى رَأْيِ الْإِمَامِ لِأَنَّهُ يَخْتَلِفُ بِاخْتِلَافِ الْبِلَادِ وَكَذَا غَلَبَةُ الظَّنِّ تَخْتَلِفُ بِاخْتِلَافِ الْأَشْخَاصِ فَإِنَّ الْمَلِكَ الْعَظِيمَ إذَا انْقَطَعَ خَبَرُهُ يَغْلِبُ عَلَى الظَّنِّ فِي أَدْنَى مُدَّةٍ أَنَّهُ مَاتَ لَا سِيَّمَا إذَا دَخَلَ فِي مَهْلَكَةٍ وَمَا كَانَ سَبَبُ اخْتِلَافِ النَّاسِ فِي مُدَّتِهِ إلَّا لِاخْتِلَافِ آرَائِهِمْ فِيهِ فَلَا مَعْنَى لِتَقْدِيرِهِ (بحر)

وَاخْتَارَ الشَّيْخُ الْإِمَامُ أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ حَامِدٍ أَنَّهَا تِسْعُونَ سَنَةً لِأَنَّ الْغَالِبَ فِي أَعْمَارِ أَهْلِ زَمَانِنَا هَذَا ، وَهَذَا لَا يَصِحُّ إلَّا أَنْ يُقَالَ : إنَّ الْغَالِبَ فِي الْأَعْمَارِ الطِّوَالِ فِي أَهْلِ زَمَانِنَا أَنْ لَا تَزِيدَ عَلَى ذَلِكَ ، نَعَمْ الْمُتَأَخِّرُونَ الَّذِينَ اخْتَارُوا سِتِّينَ بَنَوْهُ عَلَى الْغَالِبِ مِنْ الْأَعْمَارِ .

وَالْحَاصِلُ أَنَّ الِاخْتِلَافَ مَا جَاءَ إلَّا مِنْ اخْتِلَافِ الرَّأْيِ فِي أَنَّ الْغَالِبَ هَذَا فِي الطُّولِ أَوْ مُطْلَقًا ، فَلِذَا قَالَ شَمْسُ الْأَئِمَّةِ : الْأَلْيَقُ بِطَرِيقِ الْفِقْهِ أَنْ لَا يُقَدَّرَ بِشَيْءٍ لِأَنَّ نَصْبَ الْمَقَادِيرِ بِالرَّأْيِ لَا يَكُونُ وَهَذَا هُوَ قَوْلُ الْمُصَنِّفِ

Scanned by CamScanner